

(1962)

سپریم کورٹ رپورٹس

694

30 مارچ 1961

## ازعدالت الاعظسی

ایم۔ اے۔ رحمان اور دیگران

بنام

ریاست آندھرا پردیش

(پی۔ بی۔ گچندرگڈ کر، اے۔ کے۔ سرکار، کے۔ این۔ وانچو، کے۔ سی۔ داس گپتا اور  
این۔ راجا گوپال آئینگر، جسٹسز)

موٹر اسپرٹ۔ ڈیلرز کی رجسٹریشن۔ آئین کی خلاف ورزی۔ آئین ہند، آرٹیکل 19 (1)  
(جی)۔ مدراس سیلز آف موٹر اسپرٹ ٹیکسیشن (آندھرا پردیش توسیع اور ترمیم) ایکٹ (آندھرا پردیش V  
آف 1958)۔ مدراس سیلز آف موٹر اسپرٹ ٹیکسیشن ایکٹ (6 آف 1939) دفعہ 3 اور 4، ذیلی  
دفعات (1) اور (4)۔

مدراس سیلز آف موٹر اسپرٹ ٹیکسیشن ایکٹ (مدراس VI آف 1939) مدراس سیلز آف موٹر  
اسپرٹ ٹیکسیشن (آندھرا پردیش توسیع اور ترمیم) ایکٹ (آندھرا پردیش V آف 1958) کے ذریعہ  
ریاست آندھرا پردیش پر لاگو کیا گیا تھا۔ اس ایکٹ کا مقصد اور مقصد موٹر اسپرٹ کی خوردہ فروخت پر ٹیکس  
لگانا اور جمع کرنا تھا اور ادائیگی کی ذمہ داری فروخت پر اثر انداز ہونے والے شخص پر ڈال دی گئی تھی۔ تاکہ  
ریاست ان افراد کو جان سکے جن سے ٹیکس واجب الادا تھا، دفعہ 4 (1) میں ڈیلرز کی رجسٹریشن کے لئے  
فراہم کیا گیا تھا اور دفعہ 4 (6) میں کچھ خلاف ورزیوں کی صورت میں اس طرح کے رجسٹریشن کو معطل کرنے  
کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جو کوئی بھی کاروبار کرنا چاہتا تھا اسے صرف رجسٹریشن کے لئے پوچھنا تھا جو اسے قواعد کے  
تحت ملے گا۔ درخواست گزار جو حیدرآباد میں موٹر اسپرٹ کے ڈیلر تھے انہوں نے ذیلی دفعات (1) اور (6)

کی مذکورہ دفعہ 4 کی دفعات کو اس بنیاد پر چیلنج کرتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کی تھی کہ اس طرح کی رجسٹریشن اور منسوخی آئین کے آرٹیکل 19(1) (جی) کے تحت درخواست گزاروں کے کاروبار جاری رکھنے کے بنیادی حقوق پر معقول پابندیاں نہیں ہیں، خاص طور پر کیونکہ رجسٹریشن کی منسوخی کے نتیجے میں کاروبار مکمل طور پر ختم ہو گیا اور یہ غیر معقول تھا۔ اس قانون کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعات (1) اور (4) اور ایکٹ کی دفعہ 26 کے تحت وضع کردہ قاعدہ 14 کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ اس قانون کی دفعہ 4(1) کی دفعات آئینی ہیں۔ دفعہ 4(1) کے تحت ڈیلرز کی رجسٹریشن ایکٹ کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک انتہائی معقول شق تھی، رجسٹریشن کے پیچھے مقصد یہ تھا کہ جن لوگوں پر ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، وہ ریاست کو معلوم ہوں، تاکہ وہ ان سے ٹیکس وصول کر سکے۔

ٹیکس کی ادائیگی میں ناکامی یا دھوکہ دہی سے اس کی ادائیگی سے بچنے کے لئے رجسٹریشن منسوخ کرنے کے لئے دفعہ 4(6) کی شق ایک اضافی جبری عمل تھا جس سے فوری طور پر موثر ہونے کی توقع تھی اور ریاست کو اپنی آمدنی حاصل کرنے کے قابل بنایا گیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض صورتوں میں پابندی کے نتیجے میں ڈیلر کا کاروبار ختم ہو سکتا ہے، رجسٹریشن کی منسوخی کی شق کو آئین کے آرٹیکل 19(1) (جی) کے ذریعہ ضمانت دیئے گئے بنیادی حق پر غیر معقول پابندی نہیں بنائے گی۔

نریندر کمار بنام یونین آف انڈیا، (1960) 2 ایس سی آر 375، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اصل دائرہ اختیار: 1959 کی درخواست نمبر 145 اور 149 تا 158۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت عملدرآمد درخواست۔

درخواست گزاروں کی طرف سے سردار بہادر۔

جواب دہندگان کی طرف سے سالیسٹر جنرل آف انڈیا سی کے دپتاری، آرگنٹی ایر اور ٹی ایم سین شامل ہیں۔

30 مارچ 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس وانچو: یہ گیارہ درخواستیں ایک مشترکہ نکتہ اٹھاتی ہیں اور انہیں ایک ساتھ نمٹایا جائے گا۔ موجودہ مقاصد کے لئے ضروری مختصر حقائق یہ ہیں۔ درخواست گزار حیدرآباد میں موٹر اسپرٹ کے ڈیلر ہیں۔ 1949ء میں حیدرآباد سلیز آف موٹر اسپرٹ ٹیکسیشن ضابطہ نمبر XXIV آف 1358 فسلی (جسے بعد میں ضابطہ کہا جاتا ہے) منظور کیا گیا اور درخواست گزاروں کو ضابطے کے تحت پٹرولیم مصنوعات کے ریٹیل ڈیلرز کے طور پر رجسٹر کیا گیا۔ 1957ء میں درخواست گزاروں اور دیگر نے آندھرا پردیش ہائی کورٹ میں عملدرآمد درخواست دائر کی جس میں ضابطے کے جواز پر سوال اٹھایا گیا۔ لیوی اور ٹیکس کی وصولی پر روک لگانے کی بھی درخواست کی گئی اور ہائی کورٹ نے حکم دیا کہ ٹیکس وصولی کے معاملے میں مزید تمام کارروائیوں بشمول رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی منسوخی اور جائیداد کی ضبطی کی دھمکی اور ضابطے کے مطابق فوجداری کارروائی شروع کرنے پر روک لگائی جائے۔ درخواست گزاروں کا الزام ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے دیے گئے اس حکم امتناع پر ان کا خیال تھا کہ حکم امتناع کی مدت کے دوران ضابطے کی دفعہ کو معطل کر دیا گیا تھا اور اس لیے انہوں نے صارفین سے ٹیکس وصول کرنا بند کر دیا۔ حالانکہ یہ عرضیاں ہائی کورٹ میں زیر التوا تھیں، لیکن مدراس سلیز آف موٹر اسپرٹ ٹیکسیشن (آندھرا پردیش توسیع اور ترمیم) ایکٹ، نمبر V آف 1958 (جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے) منظور کیا گیا، جس کے ذریعہ مدراس سلیز آف موٹر اسپرٹ ٹیکسیشن ایکٹ، نمبر VI آف 1939 کو کچھ ترمیم کے ساتھ آندھرا پردیش میں لاگو کیا گیا اور ضابطے کو منسوخ کر دیا گیا۔ ضابطے کی طرح اس ایکٹ میں بھی ڈیلرز کے اندراج کا اہتمام تھا اور اس کے نتیجے میں درخواست گزاروں کے ساتھ ساتھ ریاست کے دیگر تمام ڈیلرز کو نئے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کیے گئے تھے۔ اگست 1958ء میں ضابطے کے جواز کو چیلنج کرنے والی درخواستیں خارج کر دی گئیں۔ ستمبر 1958ء میں درخواست گزاروں کو نوٹس جاری کیے گئے جس میں انہیں مطلع کیا گیا کہ وہ مارچ 1957ء سے مارچ 1958ء تک موٹر اسپرٹ کی فروخت کو ظاہر کرنے والے گوشوارے جمع کرانے میں ناکام رہے ہیں اور انہیں سات دن کے اندر گوشوارے جمع کرانے کی ضرورت ہے، ایسا نہ کرنے پر ضابطے کی متعلقہ شق کے تحت بہترین فیصلہ کیا جائے

گا۔ درخواست گزاروں نے اس حکم کے خلاف نمائندگی کی اور ان کا بنیادی مقدمہ یہ تھا کہ انہوں نے اس عرصے کے دوران صارفین سے کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا تھا اور اس لئے ان حالات میں ان سے ٹیکس کا مطالبہ کرنا سخت ہوگا۔ اس کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ درخواست گزاروں کے خلاف بہترین فیصلے کا جائزہ لیا گیا تھا اور انہیں ٹیکس ادا کرنے کی ضرورت تھی، حالانکہ اس مقصد کے لئے انہیں قسطوں میں ادائیگی کرنے کی آزادی دی گئی تھی۔ تاہم چونکہ درخواست گزار قسطوں میں بھی ٹیکس جمع کرانے میں ناکام رہے، لہذا درخواست گزاروں میں سے ایک کار جسٹریشن سرٹیفکیٹ منسوخ کر دیا گیا اور دیگر درخواست گزاروں کو اکتوبر 1959 کے آس پاس ان کے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ منسوخ کرنے کی دھمکی دی گئی۔ نتیجتاً، رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی منسوخی سے متعلق ایکٹ کی دفعات کو چیلنج کرنے کے فوراً بعد موجودہ درخواستیں اس بنیاد پر دائر کی گئیں کہ اس طرح کی منسوخی بنیادی حقوق پر معقول پابندی نہیں ہے۔ درخواست گزاروں کو آئین کے آرٹیکل 19(1)(جی) کے تحت کام کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ لہذا درخواست گزاروں نے یہ اعلان کرنے کی درخواست کی ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعات (1) اور (6) اور اس کے تحت بنائے جانے والے رول 14 آئین کے آرٹیکل 19(1)(جی) کی خلاف ورزی ہیں اور مدعا علیہان یعنی ریاست آندھرا پردیش اور اس کے افسروں کے خلاف اس کے نتیجے میں جاری کردہ احکامات کی خلاف ورزی ہیں۔ مذکورہ دفعات کو نافذ کرنے سے۔

مدعا علیہان نے ان درخواستوں کی مخالفت کی ہے اور ان کا مقدمہ یہ ہے کہ زیر بحث دفعات آرٹیکل 19(1)(جی) کے تحت ضمانت دیئے گئے حق پر معقول پابندیاں ہیں اور اس لئے مکمل طور پر درست اور آئینی ہیں۔ مدعا علیہان کا یہ بھی کہنا ہے کہ درخواست گزاروں کا یہ الزام غلط ہے کہ انہوں نے حکم امتناع کی مدت کے دوران صارفین سے ٹیکس وصول نہیں کیا۔

جن دفعات کو چیلنج کیا گیا ہے ان کی آئینی حیثیت کا فیصلہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس ایکٹ کے مقصد اور مقصد پر غور کیا جائے جس میں وہ دفعات ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ قانون ریاست کے عام محصولات کے مفاد میں موٹرا سپرٹ کی خوردہ فروخت پر ٹیکس لگانے اور جمع کرنے کے لئے منظور کیا گیا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 2 تعریف کا دفعہ ہے۔ دفعہ 3 چارجنگ دفعہ ہے اور وہ نرخ فراہم کرتا ہے جس پر موٹرا سپرٹ کی تمام خوردہ فروخت پر ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ دفعہ 4(1) جس کو چیلنج کیا جا رہا ہے وہ ان شرائط میں ہے:

اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد کوئی بھی شخص ریاست کے کسی بھی مقام پر درآمد کنندہ یا تھوک فروش یا خوردہ فروش کی حیثیت سے اس وقت تک موٹر اسپرٹ کے ساتھ کاروبار نہیں کرے گا جب تک کہ وہ اس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ نہ ہو۔

ذیلی دفعات (2) اور (3) کچھ معاون دفعات بناتی ہیں اور ذیلی دفعہ (4) ان شرائط میں ہے: ”رجسٹریشن ایسی شرائط کے تحت کی جاسکتی ہے، جو خوردہ فروش کے طور پر رجسٹریشن کے لئے درخواست دہندہ کے معاملے میں، اس طرح کے ڈپازٹ کرنا یا ایسی سیکورٹی فراہم کرنا بھی شامل ہے جو رجسٹرنگ اتھارٹی ٹیکس کی واجب الادا ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے ضروری سمجھے جو وقتاً فوقتاً اس کی طرف سے قابل ادائیگی ہو سکتی ہے۔“

ذیلی دفعہ (5) ہمارے مقصد کے لئے غیر ضروری ہے، اور ذیلی دفعات (a) ان شرائط میں ہے:

ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی بھی رجسٹریشن کو اس طرح کی وجوہات کی بنا پر اور اس طرح کے طریقے سے معطل یا منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ دیگر دفعات کا حوالہ دیا جائے جو ایکٹ کے نفاذ کے لئے مختلف دفعات کو ضروری بناتی ہیں جب تک کہ ہم دفعہ 26 پر نہیں آتے جو ریاستی حکومت کو ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے قواعد بنانے کا اختیار دیتا ہے۔ قاعدہ 14 جس پر حملہ کیا گیا ہے وہ دفعہ 26 کے تحت دیئے گئے اختیارات کے تحت بنایا گیا ہے اور اس بات پر اختلاف نہیں کیا جا رہا ہے کہ اگر دفعہ 26 شامل اہم دفعات شامل ہیں۔ یہ دستوری ہیں، قانون قانون کے دائرے میں ہے اور ریاستی حکومت کے قواعد بنانے کا اختیار ہے۔

ایکٹ کی مذکورہ دفعات کے اس تجزیے سے یہ واضح ہو جائے گا کہ اس ایکٹ کا مقصد اور مقصد ریاست کے عمومی محصولات کے مقاصد کے لئے ٹیکس وصول کرنا اور جمع کرنا ہے اور ادائیگی کی ذمہ داری فروخت پر اثر انداز ہونے والے شخص پر دفعہ 3 کے تحت رکھی گئی ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ حساب کتاب کو مقررہ فارم میں رکھے اور کمرشل آفیسر اور ایسے دیگر افسران کو جو مقرر کیا جائے، اس فارم میں ریٹرن جمع کرائے، جس میں ایسی تفصیلات ہوں اور اس طرح کے وقفوں پر، جو مقرر کیا جائے۔ دفعہ 6 کے تحت ریٹرن کے ساتھ ساتھ ریٹرن کے مطابق گزشتہ ماہ ریٹیل میں فروخت کی گئی موٹر

اسپرٹ کے حوالے سے واجب الادا ٹیکس کی رقم بھی ادا کرنا ہوگی۔ تاکہ ریاست اس شخص پر نظر رکھ سکے جس سے ٹیکس واجب الادا ہے دفعہ 4(1) میں ایسے ڈیلرز کی رجسٹریشن کا اہتمام کیا گیا ہے جو موٹر اسپرٹ کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں۔ اس طرح کے اندراج کے بغیر ریاست کے لئے یہ جاننا ممکن ہوگا کہ کون سے لوگ موٹر اسپرٹ فروخت کر رہے ہیں اور جن سے ٹیکس واجب الادا ہے۔ لہذا ڈیلرز کی رجسٹریشن کے لئے دفعہ 4(1) کے تحت یہ اہتمام ایکٹ کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک انتہائی معقول اہتمام ہے، یعنی ریاست کے مقاصد کے لئے اس ٹیکس کی وصولی اور وصولی۔ موٹر اسپرٹ میں کاروبار کرنے پر واقعی کوئی پابندی نہیں ہے۔ جو کوئی بھی اس طرح کا کاروبار کرتا ہے وہ ایسا کرنے کے لئے آزاد ہے اور اسے صرف رجسٹریشن کے لئے پوچھنا ہے، جو اسے ذیلی دفعہ 4(4) کی دفعات کے تابع ملے گا۔ ان درخواستوں میں اس ذیلی دفعہ کو چیلنج نہیں کیا گیا ہے اور اس لئے ہم اس مفروضے پر آگے بڑھتے ہیں کہ یہ آئینی ہے۔ لہذا جو کوئی بھی موٹر اسپرٹ کے ساتھ کاروبار کرنا چاہتا ہے اسے صرف رجسٹریشن کا مطالبہ کرنا ہوتا ہے جو اسے قواعد کے تحت ملے گا، اور رجسٹریشن کے پیچھے مقصد یہ ہے کہ جن لوگوں پر ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، وہ ریاست کو معلوم ہوں تاکہ وہ ان سے ٹیکس وصول کر سکے۔ لہذا دفعہ 4(1) کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنا ناممکن ہے۔

اس کے بعد ہم ذیلی دفعہ 6(6) کی طرف رجوع کرتے ہیں، جس میں کہا گیا ہے کہ ذیلی دفعہ 6(6) کے تحت کسی بھی رجسٹریشن کو اس طرح کی وجوہات کی بناء پر، اور اس طرح سے معطل کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ مقرر کیا جائے۔ درخواست گزاروں کا بنیادی حمله اس ذیلی دفعہ پر ہے۔ ان کی دلیل ہے کہ یہ ذیلی دفعہ ریاست کو رجسٹریشن منسوخ کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ ذیلی دفعہ 6(6) کے ساتھ اس طرح کی منسوخی کا اثر یہ ہے کہ جس شخص کی رجسٹریشن منسوخ کر دی گئی ہے وہ موٹر اسپرٹ کے ساتھ کاروبار نہیں کر سکتا جیسا کہ وہ منسوخی سے پہلے کر رہا تھا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ منسوخی کے نتیجے میں اس شخص کا کاروبار مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے جس کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جاتی ہے اور اس طرح منسوخی کی شق کاروبار جاری رکھنے کے بنیادی حق پر ایک غیر معقول پابندی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر ذیلی دفعہ 6(6) کے تحت رجسٹریشن منسوخ کر دی جاتی ہے تو یہ ممکن نہیں ہوگا کہ جس شخص کی رجسٹریشن اس طرح منسوخ کر دی گئی ہے وہ موٹر اسپرٹ کے ساتھ اپنا کاروبار جاری



رکھے۔ قاعدہ 14 میں ایسی شرائط فراہم کی گئی ہیں جن کے تحت رجسٹریشن منسوخ کی جاسکتی ہے اور ہم موجودہ معاملے میں ان میں سے دو سے متعلق ہیں، یعنی، جہاں رجسٹریشن سرٹیفکیٹ (اے) کا حامل قانون کے تحت ادا کی جانے والی ٹیکس یا کسی اور رقم کی ادائیگی میں ناکام رہتا ہے اور (بی) دھوکہ دہی سے ٹیکس کی ادائیگی سے بچ جاتا ہے۔

رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی منسوخی کے بارے میں اس شق کی معقولیت کا اندازہ اس پس منظر میں کیا جانا چاہئے جو ہم پہلے ہی لیوی کے مقصد اور فروخت کنندہ پر اس کی ذمہ داری کے بارے میں کہہ چکے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ قانون میں ان لوگوں سے عوامی واجبات کی وصولی کے لئے دیگر دفعات بھی موجود ہیں جو ادائیگی کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ لیکن عام طور پر اس طرح کے معاملوں میں رجسٹریشن کی منسوخی ٹیکس کی زبردستی ادائیگی کا ایک اور طریقہ ہے جو ریاست پر واجب الادا ہے۔ محصولات کی وصولی ضروری ہے تاکہ ریاست کا نظم و نسق عام لوگوں کے مفاد میں آسانی سے چل سکے۔ لہذا ریاست نے ایسے معاملوں میں ٹیکس وصول کرنے کے لیے خود کو ایک اور جبری طریقہ کار سے لیس کیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ رجسٹریشن کی منسوخی کے نتیجے میں ڈیلر کا روبرو جاری رکھنے سے قاصر ہو سکتا ہے، لیکن یہی نتیجہ تاجر سے واجبات کی وصولی کے لئے دیگر جبری طریقوں کے اطلاق سے بھی نکل سکتا ہے، کیونکہ ٹیکس کے بقایا جات کی ادائیگی کے لئے اس کے اثاثے فروخت کیے جاسکتے ہیں اور اس کے بعد وہ کاروبار کو جاری رکھنے کی پوزیشن میں نہیں ہو سکتا ہے۔ لہذا ٹیکس کی ادائیگی میں ناکامی یا دھوکہ دہی سے اس کی ادائیگی سے بچنے پر رجسٹریشن منسوخ کرنے کی شق ایک اضافی جبری عمل ہے جس کے فوری طور پر مؤثر ہونے کی توقع ہے اور ریاست کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے محصولات حاصل کر سکے جو عام لوگوں کے مفاد میں انتظامیہ کو آگے بڑھانے کے لئے ضروری ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض معاملات میں پابندیوں کے نتیجے میں ڈیلر کا روبرو ختم ہو سکتا ہے، رجسٹریشن کی منسوخی کی شق کو آرٹیکل 19(1) (جی) کے ذریعہ ضمانت دینے گئے بنیادی حق پر غیر معقول پابندی نہیں بنائے گا۔ اس سلسلے میں ہم نریندر کمار بنام نارائن کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ یونین آف انڈیا، جہاں یہ منعقد کیا گیا تھا کہ:

آئین کے آرٹیکل 19(5) اور 19(6) میں لفظ ”پابندی“ میں ”پابندی“ کے معاملے بھی شامل ہیں۔ کہ جہاں کوئی پابندی حقوق کی مکمل پابندی کے مرحلے تک پہنچ جاتی ہے، وہاں عدالت کو اس بات کا خاص خیال رکھنا ہوگا کہ معقولیت کا امتحان ان حقائق اور حالات کے پس منظر میں غور کر کے پورا کیا جائے جن کے تحت حکم جاری کیا گیا تھا، اس برائی کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، جس کا اس قانون کے ذریعے تدارک کرنے کی

کوشش کی گئی تھی، مجوزہ علاج سے انفرادی شہریوں کو پہنچنے والے نقصان کا تناسب، عام لوگوں پر معقول طور پر متوقع فائدہ مند اثرات، اور کیا قانون کی وجہ سے پیدا ہونے والی روک تھام عام لوگوں کے مفاد میں ضرورت سے زیادہ تھی۔

ان ٹیسٹوں کو لاگو کرتے ہوئے ہماری رائے ہے کہ رجسٹریشن کی منسوخی جائز ہوگی اگرچہ اس کے نتیجے میں کاروبار ختم ہو جائے گا کیونکہ اس طرح کی منسوخی ریاست کے عام محصولات کے لئے عام عوام کے مفاد میں انتظامیہ کو جاری رکھنے کے لئے ایک ٹیکس کے سلسلے میں ہے۔

اس کے علاوہ، ایک اور غور و خوض ہے جس پر ہم آخر میں اشتہار دے سکتے ہیں، اگرچہ اس کے باوجود منسوخی جائز ہے۔ اگرچہ ایکٹ یا قواعد میں ایسی کوئی شق نہیں ہے جو فروخت کنندہ کو خاص طور پر صارفین کو ٹیکس منتقل کرنے کا اختیار دیتی ہے، لیکن اصل میں کیا ہوتا ہے کہ بیچنے والا قیمت میں ٹیکس شامل کرتا ہے اور اس طرح اسے صارف کو منتقل کرتا ہے۔ پھر اس کی باری میں بیچنے والا ریاست کو ٹیکس ادا کرتا ہے۔ اس طرح قیمت کے ذریعے صارفین کو ٹیکس منتقل کر کے، ڈیلر پہلے ہی ٹیکس جمع کر چکا ہے۔ لہذا رجسٹریشن کی منسوخی کی شق کی وجہ سے ادائیگی کی مجبوری ان حالات میں جائز ہے اور اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ ریاست کو ادائیگی کرنے میں ناکام رہے یا دھوکہ دہی سے اس کی ادائیگی سے بچ جائے۔ ٹیکس ادا کرنے میں ناکامی یا اس کی ادائیگی میں دھوکہ دہی کی غلطی مکمل طور پر ڈیلر پر ہے اور اسے یہ شکایت کرتے ہوئے نہیں سنا جاسکتا ہے کہ ایسے معاملے میں رجسٹریشن کی منسوخی کاروبار کرنے کے حق پر غیر متناسب پابندی ہے جسے عام لوگوں کے مفاد میں جائز قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

ان حالات میں ہماری رائے ہے کہ نریندر کمار کے معاملے کا تناسب موجودہ معاملے پر پوری طرح لاگو ہوتا ہے اور دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (6) میں شامل شق آئین کے آرٹیکل 19 (6) کے معنی میں ایک معقول پابندی ہے۔ لہذا یہ درخواستیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اس کی قیمت ادا کرتے ہوئے انہیں خارج کر دیا جاتا ہے۔ سماعت کے اخراجات کا صرف ایک سیٹ ہوگا۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں